یوکے میں بچوں کی تربیت کے لیے رہنمائی نکات

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللہِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچوں کی تربیت کے حوالے سے ہمیں کن چیزوں کے بارے میں احتیاط کرنی چاہیے اور کن چیزوں کا خیال کرنا چاہیے ؟

سائل : زاہد (انگلینڈ)

بِسْمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اَلْجَوَابُ بِعَونِ المَلِکِ الوَھَّاب اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَوَالصَّوَاب

بلاشبہ ہمیں اپنے بچوں کی تربیت کرنا بہت ضروری ہے اور اس کے لیے ہمیں ذیل نکات پر عمل کرنا ہوگا۔

1. بچوں کو فزیکل اور سوشل اور گھریلو کاموں میں لگائیں :

یوکے میں بچوں میں سب سے بڑا پرابلم لیکنگ آف سوشل انٹریکشن(lacking of social interaction) ہے۔ پندرہ سے بیس سال کی عمروالے بچوں کو یہ بھی پتا نہیں ہوتا کہ مسکرانا کب اور رونا کب ہے اور اپنے سے بڑے کو سلام کیسے کرنا اور ان سے ملنا کیسے ہے۔ اس اندازہ مجھے نماز جمعہ کے بعد امام صاحب کو سلام کرنے کے لیے لگی قطار سے ہوتا ہے کہ جب والدین اپنے بچوں کو اسی موقع پر امام صاحب کی فضیلت کا لیکچر جھاڑ کر ان سے سلام لینے کی تربیت کررہے ہوتے ہیں اور پھر پندرہ یا بیس سال کی یہ زندہ لاش دلِ ناخواستہ منہ پر نقلی سی مسکراہٹ لاتے ہوئے امام صاحب کو سلام کرتی ہے ۔

وجہ : بچوں کو باہر سوشل اور فزیکل ایکٹی ویٹیز (Fiscal activities)سے روکنا ہے۔ بچہ سکول سے مدرسہ اور مدرسہ سے گھر اور گھرمیں پلے اسٹیشن یا موبائل ، آئی پیڈ یا ٹی وی پر اپنے دن اور رات گزارتے ہوئے پلتا ہے۔

بچوں کا دوست بنانے کا ٹائم موبائل کھا گیا حالانکہ دوست بنانے سےبچوں میں بہت سی سکلز(skills)پیدا ہوتی ہے ۔

بچوں کو اچھے اور برے کی پہچان اور ان کی طبیعتوں کو برداشت کرکے اپنے میں برداشت بڑھانے میں کامیاب ہوتے ہیں پھر وہ زندگی میں ہرطرح کے بندے کو پہچاننے اور اس کے ساتھ زندگی گزارنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں ورنہ ان سے بیوی بھی برداشت کرنا مشکل ہوجاتی ہے جس وجہ سے طلاقوں کی کثرت ہوتی جارہی ہے۔

اورآئی پیڈ گھر میں بلی وغیرہ کو پالنے اور اسے سے کھیلنے کا ٹائم کھاگیا حالانکہ جانوروں کے ساتھ ٹائم گزار کر بچوں میں احساس بیدار ہوتا ہے اوردوسروں کا خیال رکھنے والارویہ (Caring attitude)پیدا ہوتا ہے ۔جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ بچہ سیل فش نہیں ہوگا بلکہ اپنے بہن بھائیوں اور والدین کو اپنے پر ترجیح دے گا۔

اور پلے اسٹیشن آوٹ ڈور کھیلوں کے ٹائم کو کھا چکا ہے جو فزیکلی اورمینٹلی بچوں کو فِٹ رکھتی ہیں۔

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو اپنی حفاظت میں مخصوص اوقات میں باہر لیکر جائیں اور آوٹ ڈور کھیلوں میں ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

انہیں کھلی لینڈ یا مٹی میں کھیلنے دیں ۔

سائنسڈسٹ شکاگو یونیورسٹی کی جدید تحقیق کے مطابق مٹی میں کھیلنے سے بچوں کا امیون سسٹم مضبوط ہوتا ہے،قوت مدافعت میں اضافہ اور بیماریوں کے خلاف جسم طاقتور ہو جاتا ہےاس حوالے سے 2016 میں کئی جانے والی ایک تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ دہی علاقوں میں رہنے والے اور مٹی وغیرہ میں کھیل کود کرنے والے بچوں کو دمے کا مرض لاحق نہیں ہوتا۔
اس میں والدین کو تھوڑی محنت اور ٹائم دینا پڑتا ہے لہذا وہ ایسے کرنے سے کتراتے اور پھر بڑی مصیبت کو گلے لگاتے ہیں اور درج ذیل نتائج کا سامنا کرتے ہیں ۔
بچہ والدین کے سامنے چیختا چلاتا اور انہیں گالیاں دیتا ہے ۔
ٹی وی دیکھتا رہتا ہے ، موبائل نہیں چھوڑتا ، گیمیں کھیلتا رہتا ہے اور بچہ ان کاموں میں اس قدر مبتلاہوچکا ہوتا ہے کہ سائیکی ڈسوڈرز کا شکار ہوکر اپنے فیوچر کو مکمل تباہ اور ہمیشہ کے لیے والدین کے لیے سردرد بن چکا ہوتا ہے اس میں زیادہ قصور والدین کا۔

2. بچوں کی پوشیدہ صلاحیتوں کے مطابق انہیں ترقی کرنے دیں:

ہمارے ملک پاکستان اور یہاں یوکے میں بھی زیادہ تر یہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر کا بچہ ڈاکٹراور انجینئیر کا انجینئیر اور مولوی صاحب کا بچہ مولوی ہی بننا چاہتا ہے یا پھر ایسے ہوتا ہے کہ والدین بچوں کو ڈاکٹر، انجینئر یا اکاؤٹینٹ بنانے کے خواب دیکھتے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں ان پروفیشنز کے ذریعے وہ اچھا کما کر مالی مسائل سے آزاد ہو جائیں گے، مگر اس کے برعکس ان کے بچے آرٹس، فلکیات، گرافکس یا کمپیوٹر یا ہسٹری ریسرچرز وغیرہ جیسے شعبوں میں دلچسپی رکھتے ہیں،پھر ہوتا یہ ہے کہ بچہ نہ ڈاکٹر بن سکا اور نہ آرٹسٹ بلکہ ٹیکسیسٹ یعنی ٹیکسی ڈرائیور بن جاتا ہے کیونکہ گھر تو چلانا ہی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی والدین بچوں کی ایسے کام کرنے کی اجازت دیں جن سے ان کی مخفی صلاحیتیں کھل کر سامنے آسکیں اور مستقبل میں اپنے پسندیدہ پروفیشن میں ترقی کرکے اپنے والدین کا نام روشن کرسکیں۔

3. بچوں سے مشورہ کرکے ان کو اپنا معاون بنائیں:

آج کل زیادہ تر والدین کو اپنے بچوں کی یہی شکایت کرتے ہیں وہ ضدی ہیں ہماری بات نہیں مانتے حالانکہ وہ اپنے رویے سے بچوں کو ضدی بناچکے ہوتے ہیں اور بنارہے ہوتے ہیں کیونکہ وہ بچوں صرف اور صرف اپنی پسند نا پسند پر چلانا چاہتے ہیں جوکہ بالکل غلط ہے بچوں میں لچک پیدا کرنے کے لیے والدین کو اپنے رویئے لچک دار رکھنے ہوں گے۔یعنی اپنے گھریلو کاموں میں ان سے مشورہ کرنا ان میں خود اعتمادی پیدا کرتا اور ان کو والدین کا معاون بناتا ہے اور ان کےحوالے سے کوئی فیصلہ کرتے وقت ضرور ان کو اعتماد میں لیں اوران کی پسند کا خیال رکھیں نہ صرف رسمی بلکہ حقیقی طور پر ایسا کریں۔ اس طرح آپ اپنی ہمیشہ کی سردرد ختم کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔
آپ جانتے ہیں کہ ادھر یوکے میں کتنے ہی ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ بچی کی شادی تیار برات آچکی ہے مگر بچی نے پولیس بلالی کہ یہ میری شادی زبردستی

(Forsfully) کررہے ہیں۔اس سے والدین کی عزت رہی اور نہ ہی لڑکی لہذا اپنے بچوں سے ضرور مشورہ کریں ۔

4. گھر میں رہنے کے رولز بنائیے:

آج کل ہوتا یہ ہے کہ ہم بچوں کو تب سمجھاتے ہیں جب ان سے غلطی ہوتی ہے جبکہ وہ وقت سمجھانے کا نہیں کیونکہ اس وقت آپ کے لہجے میں فطرتی سختی ہوتی اور بچہ بھی قبول کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہوتا بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ فورا انکار کرکے آپ کو اور غصہ دلادے جو بڑے خطرے کا باعث بن جاتا ہے۔اور بعض اوقات یہ ہوتا کہ بچہ اس غلطی کو غلطی سمجھ نہیں رہاہوتا کیونکہ وہ آپ کو غلط سمجھ رہا ہوتا ہے ت

بچوں کو غلطی سے پہلے سمجھانے کے لیے ان کے سوفٹ وئیر میں غلطیوں سے بچنے کے کچھ ہوم رولز انسٹال کردیں ۔ وہ تب ہوگا جب گھر میں رہنے کے کچھ اصول و ضوابط بنائے ہوں گے اور ان کو لکھ کر بچوں کے رومز میں ایسی جگہ پیسٹ کیا ہوگا جہاں ان کی عموماًنظر پڑتی رہے۔

اب کسی ہوم رول کو توڑنے پر بچے کو غلطی کا احساس خود بخود ہوگا اور اب وہ چارہا ہوگا کہ میری یہ غلطی والدین میں سے کسی کو پتا نہ چلے کیونکہ ان کے سوفٹ وئیر ریڈ بٹی جل چکی ہے پتا ہے ایسا کیوں ہوا کیونکہ یہ کرامت ہے ان رولز کی جو آپ نے گھر میں لٹکائے ہوئے ہیں اور اس پر آپ اور دوسرے افراد عمل کرتے ہیں ان کے ہر وقت پیش نظر رہنے کی وجہ سے وہ دل میں قرار پکڑ چکے ہیں ۔

اگر گھر کے رولز ہی نہ ہوتے تو بچہ اس کو رول کو توڑنے پر کبھی بھی نادم نہ ہوتا بلکہ آپ کی احساس دلانے پر بھی بہ سمجھتا۔

مثال: ہر کمپنی کے اپنے رولز ہوتے ہیں جن کے توڑنے پر وہ ملازمین کو فارغ کرتے ہیں وہ پہلے ہی دن ان رولز کی ٹرینینگ دے دیتے ہیں توڑنے پر اسے فارغ بھی کردیتے ہیں جس سے فارغ ہونے والا شخص بھی اس کو قبل کرلیتا ہے اگر یہ رولز نہ ہوتے اور ملازم غلطی کرتا تو فارغ کرنے پر اس کو اپنے اوپر ظلم سمجھتا اور پروٹسٹ کرتا۔

5. پیدائش سے لے کر جوانی تک کے تربیتی نکات :

امام اہلسنت امام احمد رضا خان فرماتے ہیں جب بچّہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں چار بار اذان اور بائیں کان میں تین بار تکبیر کہیں تاکہ بچّہ شیطانی وسوسوں اور مِرگی سے محفوظ رہے *کسی عالِمِ دین، بُزرگ یا نیک شخص سے گُھٹی دِلوائیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ گُھٹی دینے والا چھوہارا یا کوئی اور میٹھی چیز چبائے اور پھر بچّے کے منہ میں ڈال کر تالو پہ مَل دے *ساتویں، نہ ہوسکے تو چودھویں ورنہ اکیسویں دن عقیقہ کریں *سر کے بال اُتروائیں *بالوں کے برابر چاندی تول کر خیرات کریں *سَر پر زعفران لگائیں *اچّھا نام رکھیں*بچّہ جومانگے اچھے طریقے سے دیں *پیار میں بھی بُرے نام نہ رکھیں کہ جو نام ایک بار پڑ جائے وہ مشکل سے چُھوٹتا ہے *خدا کی اِن امانتوں کے ساتھ شفقت و محبّت کا برتاؤ رکھیں*بہلانے کے لئے جُھوٹا وعدہ نہ کریں کیونکہ بچّوں سے بھی وہی وعدہ کرنا جائز ہے جس کو پورا کرنے کا ارادہ ہو *چند بچّے ہوں تو جو چیز دیں سب کو برابر دیں، ایک کو دوسرے پر

ترجیح (Priority) نہ دیں *سفر سے آئیں تو ان کے لئے کچھ تحفہ ضرور لائیں *زبان کھلتے ہی اللہ اللہ اور پھر پورا کلمۂ طیّبہ: "لَآ اِلٰہ اِلَّا اللهُ مُحمَّدٌ رَّسُوْلُ الله" سکھائیں *جب بچّوں کو کچھ سمجھ بُوجھ آنے لگے تو انہیں کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے وغیرہ کے طور طریقے سکھانا شروع کردیں *قراٰنِ پاک مکمل پڑھ لینے کے بعد بھی تلاوت کرتے رہنے کی تاکید کریں *اسلامی عقائد سکھائیں کہ بچّہ فطرتاً دینِ اسلام اور حق بات قبول کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس وقت کا بتایا پتھر پرلکیر کی طرح ہو گا *حضورِ اقدس رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی محبّت و تعظیم ان کے دل میں ڈالیں کہ یہ اصلِ ایمان و عینِ ایمان ہے *بُزُرگانِ دین کی محبّت و عظمت کی تعلیم دیں کیونکہ یہ باتیں ایمان کی سلامتی کا ذریعہ ہیں *سات سال کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کردیں *پڑھانے سکھانے میں نرمی رکھیں *مناسب موقع پر سمجھائیں مگر بَددُعا نہ دیں کیونکہ اس سے اور زیادہ بگاڑ کا اندیشہ ہے *پڑھائی کے زمانے میں ایک وقت کھیلنے کا بھی دیں تاکہ طبیعت میں نَشاط (Cheerfulness) باقی رہے *بُری صحبت میں ہرگز نہ بیٹھنے دیں کہ بُری صحبت زہریلے سانپ سے بھی زیادہ خطرناک ہے *کوئی ایسا کام کہنا ہو جس میں اندیشہ ہے کہ وہ نہیں مانے گا تو اسے حکم دینے کے انداز میں نہیں بلکہ نرمی کے ساتھ مشورہ دینے کے انداز میں کہیں تاکہ وہ نافرمانی کے گناہ سے محفوظ رہے۔

(فتاویٰ رضویہ،ج24،ص451تا455)

ان نکات پر عمل کرکے ہم اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرسکتے ہیں ۔

وَاللهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

خادمِ دارالافتاء یوکے

Date:05 -01-2020

GUIDELINES FOR PARENTING IN THE UK

QUESTION:

What are the considerations and precautions with regards to parenting?

Questioner: Zahid, UK.

ANSWER:

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَهاب اللهم هدايةَ الحَق والصواب

Without a doubt, child rearing is necessary. In doing so, the following guidelines must be adhered to.

1. Engage children in physical, social and household activities. The biggest problem among children in the UK is the lack of social interaction. Children in the age group of 15-20 years do not know when to smile, when to cry, how to greet elders or how to meet them. I learn about this by observing the people lined up to meet the imam after the Jumu'ah prayer. When the parents lecture their children on the virtues of the imam and ask them to greet him, the 15 or 20-year-old child gives a fake smile and greets the imam.

Reason for such behaviour: Stopping children from engaging in social and physical activities. The child goes from the school to the madrasa and from there to his home and engages in the gaming console, smartphone, tablet, TV, etc., and is brought up in this routine. Smartphones have consumed the child's time that would have been utilised in building friendships. Befriending other children inculcates many skills in a child. It gives a child the ability to differentiate between the good and the bad. It develops forbearance in the child and gives him the ability to deal with different temperaments. Thus, they are successful in recognising different people and live with them. Otherwise, the person might find it difficult to live with his wife too, which is the reason for increased number of cases of divorce.

The time spent on playing with pets like cats is being consumed by devices like tablets. Playing with pets develops feelings in them, due to which they inculcate a caring attitude towards others. As a result of this, the child does not become selfish and will always prefer his parents and siblings over himself.

Gaming consoles have consumed time that used to be spent playing outdoor games which keep children physically and mentally fit.

Parents must safely take their children outdoors at fixed times and encourage them to engage in outdoor activities. They must allow them to play in open lands. As per a new research by scientists of Chicago University, playing on soil strengthens the immune system of children. As per a research conducted in 2016, it has been established that children who live in rural areas or those who play on soil are immune to tuberculosis.

For such activities, parents must take out time and effort. Due to this, they are unwilling to engage in them. As a result of this, they face greater problems and see the following results.

The child screams, shouts and swears at the parents, is always glued to the television and smartphone, and is always gaming. He is involved in these activities to such an extent that he is a victim of psychic disorders which destroy his future completely. The child becomes a constant headache to the parents. The parents are majorly responsible for this.

2. Allowing children to progress according to their hidden talents. It has been observed in Pakistan and even in the UK that a doctor's son aspires to become a doctor, an engineer's son aspires to become an engineer and a religious scholar's son aspires to become a religious scholar. Alternately, parents dream of making their children doctors or engineers or accountants, thinking

that these professions will earn them good money and make them financially independent. However, children dream of becoming artists, astronomers, graphic designers, computer experts, history researchers, etc. As a result, the child does not become a doctor or an artist and ends up in becoming a taxi driver to meet his financial expenses. Thus, it is necessary that parents allow their children, from a young age, to involve in activities that help them express their hidden talents, so that, in future, they choose a profession of their choice and excel in it, thus bringing a good name to their parents.

3. Seeking counsel from children and making them one's assistant. Most parents nowadays complain that children are stubborn and do not pay heed to what they say. However, such parents, due to their own behaviour, are responsible for the stubbornness of their children, because they want to impose their choices upon them, and doing so is totally wrong. In order for children to be flexible in their behaviour, parents must show flexibility in their own behaviour as well. Seeking their counsel in household issues makes them self-confident and makes them one's assistant. When making decisions concerning them, try to win their confidence. Consider their choice actually and not just ceremonially. In this way, a long-term problem could be avoided.

There have been many incidents in the UK where, in the midst of the marriage ceremony, the bride calls the police and complains that her parents are marrying her off forcefully. The honour of the parents and their daughter is compromised. Therefore, parents must always involve their children while making decisions concerning them.

4. Defining rules for living in the home. Nowadays, parents try to console their children when they commit mistakes. However, that time is not for consoling them as the parents might naturally be harsher and the child does not accept. This might even raise the parent's temper, which is more harmful. On certain occasions, the child does not consider his mistake as a mistake and thinks that the parent is wrong.

In order to console children before they commit mistakes, certain rules must be set within the home. This can happen when principles and laws of living in the home are defined and put up in the children's room where they can easily notice them. When the child commits a mistake, he realises his own folly even if he wishes to hide it from his parents. This is due to the rules that have been set which are instilled in the child's heart due to noticing them time and again.

If there were no rules set, then the child would never have realised his folly, even after your advising him.

Example: Every company has its own rules. If any employee breaks these rules, the company terminates him. They train the employees to adhere to the rules as soon as they join. Upon breaking the rules, the employee is even terminated, and he even accepts the termination. If the rules were not in place, the employee would have considered his termination to be oppression against him and even protested.

5. Parenting guidelines from the child's birth to his youth.

Imam Ahmad Rida Khan (may Allah ﷻ have mercy upon him) states:

- As soon as the child is born, call out the *adhan* (call to prayer) four times in its right ear and the *takbir* (call to commence the prayer) three times in its left ear so that it is protected from the whisperings of the Satan and epilepsy.
- Get *tahnik* done by a scholar, elder or pious person. Method: the person doing it must chew a date or something sweet, then place it in the child's mouth and rub it on the palate.
- Perform the *aqiqah* on the 7^{th} or 14^{th} or 21^{st} day.
- Shave the head.
- Weigh the hair and give its equivalent amount of silver in charity.
- Apply saffron on the head.

- Name the child with a good name.
- If the child asks for something, give it in a good manner.
- Do not address the child with a bad name, even if it is out of love. A name once given is difficult to get rid of.
- Treat these entrustments from Allah ﷻ with love and affection.
- Do not make false promises in order to cajole them. It is permissible to make only those promises with children which are intended to be fulfilled.
- If there are a few children, distribute things among them equally. Do not prioritise one over the other.
- Make sure to get gifts for them while returning from travel.
- Teach them to say "Allah Allah" when they start taking and after that teach them the *kalima tayyibah* (proclamation of faith), "*la ilaha il-Allah, Muhammadun Rasulullah*" (there is no god but Allah and Muhammad ﷺ is His Messenger).
- When the child begins to understand, start teaching him the etiquette to eat, drink, sit, stand, etc.
- Once they have completed reciting the entire Quran, advise them to keep reciting it.
- Teach them Islamic beliefs. A child, as per its natural disposition, is born to accept the religion of Islam and the true word. Anything that is taught at this age is like a carving on a stone.
- Instil the love and veneration of the Prophet ﷺ in their hearts as it is the source and the very essence of faith.
- Teach them the love of the Elders of the Religion and their greatness. This is a reason for safeguarding the faith.
- Start emphasising them to offer *salah* (the ritual prayer) from the age of seven.
- Be kind to them while teaching them.
- Console them at the appropriate moment but do not curse them as it might cause greater harm.
- During their period of study, fix a time for play as well. This will help maintain cheerfulness in their disposition.
- Do not allow them to sit in a bad company as it is more dangerous than a poisonous snake.
- When saying something to the child about which the parent feels that he will not accept it, then do not say it in a commanding tone but rather a suggesting one so that he is protected from the sin of disobedience.

[Fatawa Ridawiyyah, vol. 24, pg. 451-455]

By acting on the above-mentioned guidelines, children can be reared in a good manner.

واللہ اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadiri

Translated by the SeekersPath Team